اے رسولِ امین صلی اللہ علیہ وسلم
تجھ سا کوئی نہیں

چوتھا حصہ: اتباعِ سنت کا پہلا قدم

از افادات

حضرت مولانا شیخ محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

ھدایہ پبلشر

اتباعِ سنت کا پہلا قدم

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	**سنت میں دنیاوی واخروی کامیابی**	63
2	**اتباع کا پہلا قدم**	64
3	✍ 5 دائمی سنتیں	64
4	• پہلی مستقل سنت قرآن ہے	65
5	○ قرآن یاد کرنے کا طریقہ	65
6	○ ہر سنت سے ایک غم دور	66
7	• دوسری سنت ایام بیض کے روزے	66
8	○ روزے سے شہوت کا غم ختم	66
9	○ زنا سے توبہ کرنے والا نوجوان	67
10	• تیسری سنت کسی کے لئے دل میں برائی نہ ہو	68
11	• چوتھی سنت مسکرانا	69
12	• پانچویں سنت تہجد کا اہتمام	70
13	**اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے**	71
14	✍ عمل کی نیت ہو تو مشکل سنت بھی آسان	72

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی : أَمَّا بَعْد

فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ O بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا.❶

ترجمۃ: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

اللہ تعالیٰ نے اس کامیابی کے لیے جو الفاظ استعمال کیے، وہ ہیں "فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا" پہلے "فَازَ" ذکر کیا اس کے معنی بھی کامیابی ہے اور پھر "فَوْزًا" ذکر کیا اس کے معنی بھی کامیابی ہے۔ کامیابی کا تذکرہ دو مرتبہ فرمایا کہ واقعتاً یہ کامیابی بہت بڑی ہے اور عظیم ہے۔

سنت میں دنیاوی واخروی کامیابی

مفسرین نے فرمایا کہ "فَوْزًا عَظِیْمًا" میں دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی مراد ہے، تو

❶ سورۃ الأحزاب: 71

اس سے معلوم ہوا کہ جو سنت کی اتباع کرے گا اس کو دنیا کی بھی کامیابی ملے گی اور آخرت کی بھی کامیابی ملے گی۔

اس کو ایک اور طریقے سے سمجھ لیں کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی محبت بھی عطا کریں گے اور دنیاوی غموں سے نجات بھی دلائیں گے۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنت کو بہت اہمیت دی اور جتنے بھی اکابرین اور اللہ والے گزرے ہیں ان کا بنیادی مقصد یہی اتباعِ سنت تھا، کیوں کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب ہم سنت سے ادھر اُدھر ہوں گے تو کامیابی میں مشکلات آجائیں گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنت پر بہت اعتماد ہوتا تھا اور اتباع سنت کی وجہ سے انہوں نے جہاں بھی قدم بڑھائے ان کو کامیابیاں ملیں۔ اس لئے اس میں کسی مسلمان کو تردد نہیں ہونا چاہیے کہ میری زندگی سنت کے مطابق ہونے کے باوجود کامیابی نہ ملے۔

اتباعِ سنت کا پہلا قدم

ہر عمل کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور ہر کام کو step by step (درجہ بہ درجہ) کیا جاتا ہے تو اتباع سنت بھی اسی ترتیب سے زندگی میں لانی ہوگی۔ لہٰذا جب سنت کی اتباع کرنی ہی ہے اور اس کو حرزِ جاں اور زندگی کا مقصد بنانا ہے تو اس میں سب سے پہلا قدم (step) ہے کہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل سنتیں ہیں ان پر پہلے عمل کیا جائے، تاکہ عمل کرنا آسان ہوجائے اور عادت بن جائے۔ جب مستقل اور دائمی سنتوں پر عمل ہوگا اور طبیعت سنت کی عادی ہوچکی ہوگی تو باقی سنتوں کو بھی step by step (درجہ بہ درجہ) زندگی میں لانا آسان ہوگا۔

5 دائمی سنتیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو پانچ سنتیں ایسی ہیں جن کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی پابندی فرمائی۔

پہلی مستقل سنت قرآن ہے

آپ ﷺ کی پہلی سنت یہ ہے کہ آپ ﷺ قرآن شوق سے پڑھتے تھے اور یاد بھی کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی قرآن شوق سے پڑھتے اور یاد کرتے۔ چناں چہ ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حافظ قرآن تھے، اور خوب قرآن پڑھتے تھے۔

چناں چہ مفتی شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ کوئی بھی صحابی ایسا نہیں تھا جو سات دن میں قرآن مکمل نہ کرتا ہو، اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روزانہ قرآن مکمل پڑھا کرتے تھے۔ لہذا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنے شوق سے تلاوت کرتے ہوں گے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے:

أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي العَامَ مَرَّتَيْنِ

حضور اکرم ﷺ رمضان میں ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فرمایا کرتے تھے اور زندگی کے آخری سال دو مرتبہ قرآن کا دور فرمایا۔[1]

قرآن یاد کرنے کا طریقہ

لہذا ہر ایک کے دل میں یہ شوق ہونا چاہئے کہ میں قرآن کو یاد کروں۔ یہ سوچ کر قرآن یاد کرنا شروع کریں گے کہ پورا قرآن حفظ کرنا ہے تو یہ ایک بوجھ ہو گا، تو پورا یاد کرنا ضروری نہیں ہے مختلف جگہوں سے تھوڑا تھوڑا یاد کرنا شروع کر دیں۔ بس یہ نیت رہے کہ جب تک زندہ ہوں تب تک اس کو یاد کرتا رہوں گا۔ اگر یہ کہیں گے کہ مصروفیت ہے، کیسے یاد کروں گا تو اللہ کے نبی ﷺ سے زیادہ مصروف زندگی آپ کو نظر ہی نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ قاضی بھی تھے اور قوم کے لیڈر بھی، وہ استاد بھی تھے اور شیخ طریقت بھی، وہ گھر کے اندر ایک خاوند کی حیثیت سے بھی تھے، مدنی دور میں 81 جنگیں آپ ﷺ کی نگرانی میں ہوئیں۔ ذرا

---

[1] صحيح البخاري: 186/6

سوچیے کہ جنہوں نے 81 جنگیں لڑی ہوں ان کی زندگی کتنی مصروف ہوگی، مگر اس کے باوجود یہ قرآن کا پڑھنا آپ ﷺ کی مستقل سنت اور طریقہ رہا۔

ہر سنت سے ایک غم دور

چناں چہ قرآنِ پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ❶

تَرجَمَۃ: اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کو بڑی تنگ زندگی ملے گی، اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے

لہٰذا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کی برکت سے رزق اور مال کی جو پریشانی آتی ہے، اس کو دور فرما دیتے ہیں، تو سنت کی برکت سے آخرت میں ثواب ملتا ہی ہے مگر دنیا کے غموں سے بھی نجات ملتی ہے۔

◀ دوسری سنت ایام بیض کے روزے

دوسری مستقل سنت اور معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ ہر مہینے 3 دن چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھا کرتے تھے، اور اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ ❷

روزے سے شہوت کا غم ختم

روزے سے بھی ایک غم اور پریشانی دور ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کے اندر شہوت کا مرض ہے اور شہوت بہت بڑی بیماری ہے، جس کی وجہ سے انسان غم میں پڑ جاتا ہے. شہوت سے غم اس لئے ہوتا ہے کہ شہوت کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے اندر کسی بھی چیز کی چاہت حد سے زیادہ بڑھ جائے۔ اگر کسی کی اخبار زیادہ پڑھنے کی عادت ہوگئی ہے تو اب اس

---

❶ سورہ طٰہٰ: 124

❷ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلاثة أيام. [سنن الترمذي: 3/118]

کے اندر اخبار پڑھنے کی شہوت ہے. اب یہ بندہ اعتدال سے نکل چکا ہے۔

کسی کے اندر جنسی شہوت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس پر غم آجاتے ہیں، شہوت قابو میں نہیں رہتی تو انسان گناہ پر گناہ کر رہا ہوتا ہے، مگر اندر اندر گھلتا جارہا ہوتا ہے اور اس کی روح بے چین ہو جاتی ہے، چناں چہ اس شہوت کو روکنے کی ترکیب روزہ رکھنا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نوجوانوں کو فرمایا کرتے تھے کہ جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ شادی کرلے اور اگر کوئی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے۔ یہ شہوت کو کم کرنے والا ہے۔ ❶

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ ❷

ترجمہ: تم پر روزے فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو۔

زنا سے توبہ کرنے والا نوجوان

ہمارے جاننے والے ایک عالم بتاتے ہیں کہ میرے پاس ایک نوجوان نے آکر بتایا کہ حضرت میں زنا کرتا ہوں، لیکن ضمیر ملامت بھی کرتا ہے کہ یہ غلط ہے اور اس سے بچنا میرے لئے مشکل ہے کہ عادت بن چکی ہے، آپ کے پاس کوئی حل ہے؟ تو اس عالم نے جواب میں کہا کہ میرے پاس حل نہیں، بلکہ اللہ کے نبی ﷺ اس کا حل بتا کر گئے ہیں، وہ یہ ہے کہ روزے رکھو، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے آپ کی شہوت کو ختم کردیں گے، چنانچہ اس نوجوان نے روزے رکھنا شروع کردیئے، ایک دن روزہ رکھتا ایک دن چھوڑ دیتا، اس کو صوم داؤدی کہتے ہیں۔ ایک

❶ فقال لنا رسول الله ﷺ: «يا معشر الشباب، من استطاع الباءة فليتزوج، فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج، ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء. [صحيح البخاري: 7/3]

❷ سورة البقرة: 183

سال یا سوا سال اس نے ایسا کیا تو اس نوجوان نے بتایا کہ ایسا لگتا ہے کہ اللہ نے مجھے اس جنسی ضرورت سے بالکل ہی فارغ کر دیا ہے۔

لہٰذا جو اس شہوت کی وجہ سے گناہ کرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ روزے کے ذریعے سے شہوت کے غم کو دور کرے۔

◀ تیسری سنت کسی کے لئے دل میں برائی نہ ہو

آپ ﷺ کی تیسری مستقل سنت یہ تھی کہ آپ ﷺ صبح و شام تمام مسلمانوں کو معاف کر دیا کرتے تھے۔ آج اس پر کوئی عمل کرنے والا ہے کہ پابندی کے ساتھ ہر مسلمان کے لئے اپنا دل صاف کر کے سوئے؟

حدیث مبارکہ ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کوئی برائی نہ ہو، پس تو ایسا کر۔ پھر فرمایا: اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔ ❶

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

آپ ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دور سے ایک صحابی گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنتی ہیں، تو ایک صحابی نے سوچا کہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ ایسا کیا عمل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے، تو وہ ان کے پیچھے گئے اور ان کے گھر پہنچ کر ان کو کہا کہ میں آپ کا مہمان ہوں۔ انہوں نے کہا: ٹھیک

---

❶ قال لي رسول الله ﷺ يا بني إن قدرت أن تصبح وتمسي وليس في قلبك غش لأحد فافعل ثم قال لي يا بني وذلك من سنتي ومن أحيا سنتي فقد أحبني ومن أحبني كان معي في الجنة. [سنن الترمذي: 5/46]

ہے۔ تین دن ان کے ساتھ رہے مگر ان کو کوئی ایسا عمل نہیں ملا جو سب سے منفرد ہو، جو ہمارے اعمال ہیں وہی ان کے اعمال ہیں، تو تین دن بعد انہوں نے ان کو اپنے آنے کا مقصد بتایا کہ اس طرح نبی ﷺ نے فرمایا تھا، مگر مجھے آپ کا کوئی ایسا عمل نہیں ملا جو منفرد ہو تو میزبان صحابی نے کہا: اور تو کوئی میرا عمل نہیں، ہاں البتہ میں اپنے دل میں کسی کے لئے برائی نہیں رکھتا۔ ❶

اسی طرح ایک اور حدیث طیبہ ہے:

جس کے دل میں کسی کے لئے برائی ہوگی ایسے شخص کی شب قدر میں بھی مغفرت نہیں ہوتی ❷

لہٰذا جس کے دل میں رنجش ہوگی تو اس کی دعاؤں میں اثر بھی نہیں ہوگا، اور جب دوسرے کو معاف کر دیتا ہے تو اس کے غم دور ہو جاتے ہیں، کیونکہ معاف نہ کرنے کی وجہ سے ہر وقت دل میں دشمنی کی کیفیت ہوتی ہے اور پھر اس دشمنی کی وجہ سے انسان غیبت بھی کرتا ہے اور بہتان بھی لگاتا ہے اور اس کے خلاف منصوبہ بندی بھی کرتا ہے، مگر جب دل صاف ہوتا ہے تو پھر انسان کی رغبت اور توجہ اچھے کاموں کی طرف ہوتی ہے۔

◀ چوتھی سنت مسکرانا

آپ ﷺ کی چوتھی مستقل سنت یہ تھی کہ آپ ﷺ کا چہرہ ہر وقت مسکرانے والا ہوتا تھا۔ چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ بات نقل کی کہ آپ ﷺ کا چہرہ مسکرانے والا ہوتا تھا۔ چہرے پر ہر وقت سختی نہیں ہوتی تھی بلکہ مسکراہٹ ہوتی تھی، ہر وقت چہرے پر سنجیدگی نہیں ہوتی تھی بلکہ تبسم و مسکراہٹ ہوتی تھی۔ ایسا چہرہ جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جو کسی سے ناراض تو نہیں مگر چہرہ پر سختی اور غصہ ہوتا ہے، یہ سنت کے خلاف ہے

---

❶ أخبرني أنس بن مالك قال كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يطلع عليكم الآن رجل من أهل الجنة..... الخ [مسند أحمد: 20/124]

❷ قَالَ وَلله عز وَجل فِي كل يَوْم من شهر رَمَضَان عِنْد الْإِفْطَار ألف..... الخ [الترغيب والترهيب: 2/61]

ہمارا معمول یہ ہوتا ہے کہ ہم گھر میں چنگیز خان بنے ہوتے ہیں مگر گھر سے باہر ہم سے با اخلاق کوئی نہیں ہوتا، گھر میں داخل ہوتے ہیں تو سب ڈر جاتے ہیں کہ کہیں کوئی بات بُری نہ لگ جائے، یہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت کے خلاف ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

تبسمك في وجه أخيك لك صدقة.[1] اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کتنی آسانی فرمادی کہ اگر مالی صدقہ کرنے کی استعداد نہ ہو تو مسکرا کر ہی صدقہ کر دے

◀ پانچویں سنت تہجد کا اہتمام

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پانچویں مستقل سنت تہجد کو ادا کرنا ہے، چاہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفر پر ہوتے یا حضر میں، تہجد کا اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس رات گزاری، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اہلیہ اس کے طول میں لیٹے اور آدھی رات گزرنے تک یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد تک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آرام فرماتے۔ پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے ذریعہ نیند کا اثر اپنے چہرے سے دور کیا پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ بعد ازاں ایک مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی اور اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا پھر میں گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو اپنے ہاتھ

---

[1] سنن الترمذي: 4/ 339

سے ملنے لگے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت پڑھیں پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آئے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں پڑھیں پھر باہر نکلے اور فجر کی نماز پڑھائی۔ ❶

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ کون ہے جو مصیبت میں ہو، میں اس کی مصیبت کو دور کروں؟ اور کون ہے جو مغفرت چاہتا ہے، میں اس کی مغفرت کروں؟ کون ہے جو اپنی حاجت کا طالب ہو، میں اس کی حاجت پوری کروں۔ ❷

تہجد کے ذریعے اللہ تعالی دنیا و آخرت کے غموں کو دور فرما دیتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: حضرت! کیا بنا؟ فرمایا کہ سارے ارشادات و عبادات ہوا ہو گئے، جتنے علوم تھے وہ ختم ہو گئے، بس رات کے آخری پہر کی رکعتیں کام آگئیں۔ ❸

اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

بزرگان دین جانتے تھے کہ اللہ سے ملنا ہے تو اس سنت پر لازمی عمل کرنا ہوگا۔ ایک بزرگ حال ہی میں گزرے ہیں حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کا ایک بہت خوبصورت شعر ہے:

ع نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے

اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

ہمارے اکابرین نے سنت کی برکتوں کو اترتے دیکھا ہے تبھی تو اتنے یقین سے کہہ دیا کہ جنت کا

---

❶ قال فاضطجعت على عرض الوسادة واضطجع رسول اللهﷺ وأهله في طولها ..... الخ [صحيح البخاري: 2/62]

❷ قال رسول الله ﷺ: إذا مضى شطر الليل أو ثلثاه ينزل الله تعالى ..... الخ [صحيح مسلم: 1/522]

❸ وحكى الخطيب عن جعفر الخُلديّ قال: رأيتُ الجنيدَ في منامي ...... الخ [مرآة الزمان: 16/368]

راستہ سنت کا راستہ ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں لکھا ہوا ہے کہ ایک مرتبہ سفر میں تھے۔ رات تک بہت زیادہ تھک چکے تھے۔ سونے کے لئے لیٹے تو بے دھیانی میں بائیں کروٹ پر لیٹ گئے۔ سنت دائیں کروٹ پر سونے کی ہے۔ لیٹے لیٹے ذہن میں آگیا کہ جس کروٹ پر لیٹا ہوں وہ سنت کے مخالف ہے، لیکن بعض اوقات تھکن اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ انسان کے لئے کروٹ بدلنا بھی مشکل ہوتا ہے تو حضرت کا بھی یہی حال تھا، مگر سوچا کہ یہ سنت کے مخالف ہے، تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے دائیں کروٹ پر لیٹ گئے، تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا کہ اے احمد سرہندی! تیرا سنت کی قدر کرنے کی وجہ سے تیرے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔

عمل کی نیت ہو تو مشکل سنت بھی آسان

حضرت خواجہ عبد المالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ اتنے میں بیت اللہ کے دروازے پر سیڑھی لگنے لگی اور دروازہ کھلنے کی تیاری ہونے لگی، تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش مجھے بھی اندر جانے کا موقع مل جائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اندر تشریف لے گئے تھے تو اس سنت پر بھی عمل کرنے کا شوق تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں یہ دعا کرتے ہوئے طواف کر رہا تھا تو اتنے میں دروازے پر جو نگران کھڑا تھا اس نے مجھے اشارہ کیا کہ اندر آجاؤ، میں درازے کے قریب چلا گیا تو اس نے کہا کہ جو آپ کے ساتھی ہیں ان کو بھی لے آؤ، ہم اندر داخل ہوئے، پھر ہم نے سنت کے مطابق نماز ادا کی۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی سنت پر عمل کریں پہلا قدم اٹھائیں اور ان پانچ سنتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سنت پر عمل کرنے والا بنائے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ